

## عربی زبان اور نقط و اعراب (قدیم عربی نقوش کے تناظر میں)

حافظ محمد اجمل \*

عربی زبان کی ابتداء اور اس کے ارتقاء کی تاریخ کے ابتدائی مراحل سے آگاہی محققین کیلئے آسان کام نہیں، اس کی وجہ اس کے ابتدائی دور کے بارے میں مدون مواد کی کمی ہے۔ مذکورہ موضوع پر دستیاب مواد اس قدر قلیل ہے کہ ایک محقق کیلئے اس کے تطور و تاریخ کے بارے میں کوئی حتمی رائے قائم کرنا بہت مشکل ہے۔ مواد کی یہی قلت عرب محققین کی اس موضوع پر عدم دلچسپی کا باعث ہے۔ نقط و اعراب کے حوالے یہ صورت حال مزید گھمبیر ہے کیونکہ عربی زبان پر تحقیق کے مختلف پہلوؤں میں سے یہ پہلو اگر ایک طرف بہت خشک ہے تو دوسری طرف ندرتِ مواد میں نمایاں ترین بھی۔ اس صورت حال میں ہمیں لامحالہ قدیم عربی نقوش کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے جو ان کا واحد مصدر ہیں۔ ندرت کے ساتھ ساتھ یہ نقوش غیر واضح بھی ہیں، تاہم کسی حد تک اس موضوع پر راہنمائی کیلئے معاون اور مددگار ہیں۔

وہ عرب کہ جن میں تہذیب و تمدن کافی ترقی کر چکا تھا اور وہ فصیح عربی زبان کہ جس کے آج ہم وارث ہیں، جزیرہ عرب کے قلب میں واقع، وادی واقعہ کے باشندے تھے۔ جو اس علاقے کا سب سے بڑا حصہ بھی ہے (۱) اور سامی اقوام کا مسکن اول بھی۔ اس علاقے سے ایسے کئی نقوش دریافت ہوئے ہیں جن سے اعراب کے وجود اور ارتقاء کے بارے میں کچھ راہنمائی میسر آسکتی ہے۔

ان نقوش میں سے کچھ خطِ مسند جنوبی میں لکھے ہوئے ہیں اور وہ لحيانی، شمودی اور صفوی لجات کے مماثل ہیں۔ لحيانی نقوش، عرب قبیلے لحيان کی طرف منسوب ہیں جو شمالی عرب کے علاقے "منطقہ العلی" میں سکونت پذیر تھے۔ لحيانی نقوش کی تاریخ پہلی یا دوسری صدی قبل مسیح تک کی ہے۔ (۲)

\* اسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج پورے والہ، پاکستان۔

شمودی اقوام کی تاریخ کئی صدیاں قبل مسیح تک محیط ہے۔ اور وہ بعد از مسیح بھی زندہ رہے، ان کی سکونت کے علاقے مدائن صالح اور اس کے ارد گرد کے علاقے ہیں، ان علاقوں سے برآمدہ نقوش کی تاریخ تین صدیاں بعد میلاد تک محیط ہے۔ منطقہ صفاء اور جبل دروز سے برآمدہ نقوش، نقوش شمودیہ کے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ (۳)

قدیم عربی نقوش کے اہم مجموعہ جات، شمودی صفوی اور لحيانی نقوش پر مشتمل ہیں۔ یہ نقوش عرب کے دبئی اور زرعی علاقوں، صحرائے سینا، شام عراق اور صحرائے عرب کے مختلف علاقوں سے برآمد ہوئے۔ یہ صفوی، شمودی اور لحيانی نقوش خط مسند میں ہیں اور اپنی بہت ساری خصوصیات میں قرآنی عربی کے بہت قریب ہیں۔

جب کہ کچھ نقوش نبطی خط میں ہیں، خط نبطی، جدید اور قابل اعتماد تحقیق کے مطابق عربی خط کا ماخذ و مصدر ہے۔ خط نبطی کی عربی خط سے مماثلت کا ذکر کرتے ہوئے مشہور عالم خطاط، کامل الباہا لکھتے ہیں:

“ولجمع عليه في امر الكتابة العربية فهو ان العربي قد اخذوا كتابتهم عن الانباط وهم عرب كانوا يسكنون شمالي الجزيرة العربية في بلاد الاردن وكانت عاصمتهم البتراء۔ وقد اثبت النقوش الاثرية التي اكتشفها المستشرقون حديثا في ام جمال ، وجبل الدروز ، وحران ، ان الخط العربي قد اشتق من الخط النبطي”۔ (۴)

یعنی اس بات پر اتفاق ہے کہ اہل عرب نے کتابت عربی، نبطیوں سے سیکھی جو شمالی جزیرہ عرب کے بلاد اردن، جن کا پایہ تخت "بتراء" تھا، میں سکونت پذیر تھے۔ ام الجمال، جبال دروز، اور حران کے نقوش کی دریافت کے بعد یہ بات متحقق ہو گئی ہے کہ خط عربی دراصل نبطی خط سے مشتق ہے۔

علامہ طاہر الکردی لکھتے ہیں:

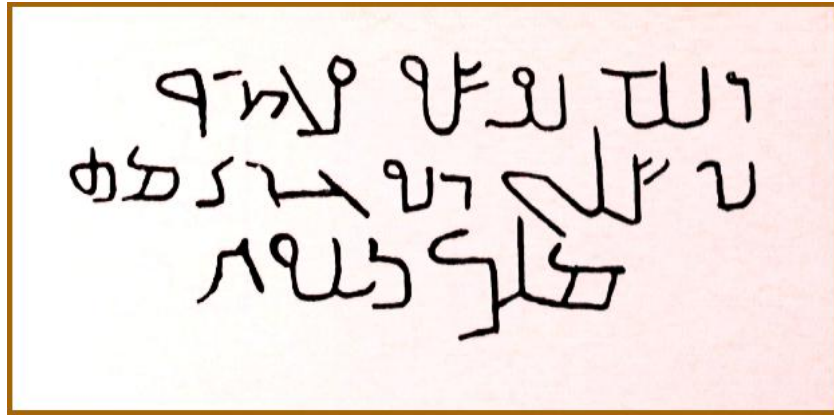
ان الخط العربي تفرع من الخط النبطي وذلك بعد ان عشروا على نقوش نبطية قريية للعربية۔ (۵)

عربی خط، نبطی خط سے ماخوذ ہے جسکی تائید نبطی خط کے ملنے والے ان نقوش اور کتابت سے ہوتی ہے جو عربی خط سے مماثلت رکھتے ہیں۔

نبطی خط کے دریافت ہونے والے اہم نقوش مندرجہ ذیل ہیں:

## نقش ام الجمال:

یہ نقوش شرق اردن کے جنوبی صوبہ حران جو جبل دروز کے شمال میں واقع ہے، اور عمان کے قریب، بصری کے جنوب کے علاقے ام الجمال جو عرب مسیحی لوگوں کی ایک بڑی آبادی ہے، سے فہر بن سلی کی قبر کے ایک کتبہ پر کندہ تھے۔ کتبہ پر رقم کردہ تاریخ ۲۷۰-۲۵۰ عیسوی سے۔ یعنی تیسری صدی عیسوی کے نصف ثانی کا یہ ابتدائی دور تھا۔ نوکلمات اور ۳۱ حروف پر مشتمل یہ تحریر خطِ نبطی کی آخری شکلوں میں سے ہے۔ مستشرق لٹمان نے ۱۹۰۵ء میں اسے دریافت کیا اور دیگر ماہرین کے ساتھ مل کر اسے پڑھا اور ۱۹۲۹ء میں "مجلہ السامیات" میں اپنی تحقیقات شائع کیں۔ (۶)



(۷)

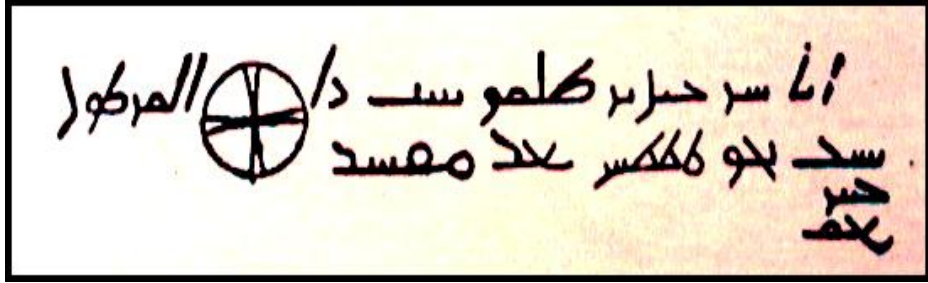
## عکس نقش ام الجمال

قراءة النقش	عربی معنی	اردو معنی
دنه نفسو فھرو	ھذا قبر فھر	یہ فہر کی قبر ہے
بر سلی ربو جزیمہ	ابن سلی مرہی جزیمہ	ابن شبلی عربی جزیمہ
ملک تنوخ	ملک تنوخ	ملک کنوخ

(۸)

## نقش حران

یہ کتبہ دمشق میں جبل دروز کے شمالی علاقہ میں حران کے گرجا کے دروازہ پر یونانی اور عربی قدیم میں کندہ ہے۔ اس پر تاریخ کتابت ۵۶۸ء درج ہے۔ جو کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت با سعادت سے تین سال قبل کا زمانہ ہے۔ پروفیسر انولیتھمان ماکس (Enno Littmann Max) نے عبارت کے رموز کو حل کیا۔ یہ مکتوب پہلی صدی ہجری کے اواخر میں مستعمل، خط عربی سے متشابہ ہے۔ مستشرقین کے بقول اس کتبہ کا تعلق امیر کندہ کے عہد سے ہے۔ (۹)



(۱۰)

## نقش حران کا عکس

نقش حران کی عبارت حسب ذیل ہے:

۱۔ انا شر حیل بن ظلمو بنیت ذالمطول

۲۔ سنت ۴۶۳ بعد مفسد

۳۔ خیبر

۴۔ بعام (۱۱)

عبارت مذکورہ کا عربی ترجمہ:

انا شر حیل بن ظالم، بنیت هذه الكنيسة، سنة ۴۶۳، بعد مفسد خیبر بعام۔ (۱۲)

میں شر حیل بن ظالم ہوں، میں نے یہ کنیسہ فساد خیبر کے ۴۶۳ سال بعد بنایا۔

مستشرق انولیتھمان نے اس کو پڑھا۔ اس نقش کی باقی عبارت تو واضح ہے سوائے مفسد خیبر بعام کے۔ جس کے معنی

انولیتھمان (Enno Littmann) نے یہ بیان کیے ہیں:

ان مفسد خیبر انما یشیر الی غزوة احد امراء بنی غسان لخیبر۔ (۱۳)

فساد خیبر سے مراد بنی غسان کے امراء کی اہل خیبر کے خلاف جنگ ہے۔  
اس غزوہ کی طرف اشارہ ابن قتیبہ کے اس قول میں بھی ملتا ہے:

ثم ملك بعده الحرث بن ابي شمر۔۔۔ وكان غزا خيبر فسبى من اهلها ثم اعتقهم بعد ما  
قدم الشام۔ (۱۳)

پھر اس کے بعد حرث بن ابی شمر اس کا بادشاہ بنا۔۔۔ اس نے اہل خیبر سے جنگ کی، انہیں جنگی  
قیدی بنایا، پھر جب اس نے شام کو فتح کیا تو انہیں آزاد کر دیا۔

نقش زبد

قدیم عربی نقش جس پر تاریخ کتابت ۵۱۳، ۵۱۲ء کندہ ہے حلب کے قریب قنسرین اور دریائے فرات کے درمیان  
مقام زبد پر دریافت ہوا۔ یہ نقش تین زبانوں یونانی، سریانی اور عربی میں مکتوب ہے محقق مارک لیتسبر سکی نے  
پڑھا۔ یہ نقش زیادہ تر ان لوگوں کے ناموں پر مشتمل ہے جنہوں نے اس کنیہ کو تعمیر کرنے میں جدوجہد  
کی۔ (۱۵)

٠ ١ ٢ ٣ ٤ ٥ ٦ ٧ ٨ ٩ ١٠ ١١ ١٢ ١٣ ١٤ ١٥ ١٦ ١٧ ١٨ ١٩ ٢٠ ٢١ ٢٢ ٢٣ ٢٤ ٢٥ ٢٦ ٢٧ ٢٨ ٢٩ ٣٠ ٣١ ٣٢ ٣٣ ٣٤ ٣٥ ٣٦ ٣٧ ٣٨ ٣٩ ٤٠ ٤١ ٤٢ ٤٣ ٤٤ ٤٥ ٤٦ ٤٧ ٤٨ ٤٩ ٥٠ ٥١ ٥٢ ٥٣ ٥٤ ٥٥ ٥٦ ٥٧ ٥٨ ٥٩ ٦٠ ٦١ ٦٢ ٦٣ ٦٤ ٦٥ ٦٦ ٦٧ ٦٨ ٦٩ ٧٠ ٧١ ٧٢ ٧٣ ٧٤ ٧٥ ٧٦ ٧٧ ٧٨ ٧٩ ٨٠ ٨١ ٨٢ ٨٣ ٨٤ ٨٥ ٨٦ ٨٧ ٨٨ ٨٩ ٩٠ ٩١ ٩٢ ٩٣ ٩٤ ٩٥ ٩٦ ٩٧ ٩٨ ٩٩ ١٠٠ ١٠١ ١٠٢ ١٠٣ ١٠٤ ١٠٥ ١٠٦ ١٠٧ ١٠٨ ١٠٩ ١١٠ ١١١ ١١٢ ١١٣ ١١٤ ١١٥ ١١٦ ١١٧ ١١٨ ١١٩ ١٢٠ ١٢١ ١٢٢ ١٢٣ ١٢٤ ١٢٥ ١٢٦ ١٢٧ ١٢٨ ١٢٩ ١٣٠ ١٣١ ١٣٢ ١٣٣ ١٣٤ ١٣٥ ١٣٦ ١٣٧ ١٣٨ ١٣٩ ١٤٠ ١٤١ ١٤٢ ١٤٣ ١٤٤ ١٤٥ ١٤٦ ١٤٧ ١٤٨ ١٤٩ ١٥٠ ١٥١ ١٥٢ ١٥٣ ١٥٤ ١٥٥ ١٥٦ ١٥٧ ١٥٨ ١٥٩ ١٦٠ ١٦١ ١٦٢ ١٦٣ ١٦٤ ١٦٥ ١٦٦ ١٦٧ ١٦٨ ١٦٩ ١٧٠ ١٧١ ١٧٢ ١٧٣ ١٧٤ ١٧٥ ١٧٦ ١٧٧ ١٧٨ ١٧٩ ١٨٠ ١٨١ ١٨٢ ١٨٣ ١٨٤ ١٨٥ ١٨٦ ١٨٧ ١٨٨ ١٨٩ ١٩٠ ١٩١ ١٩٢ ١٩٣ ١٩٤ ١٩٥ ١٩٦ ١٩٧ ١٩٨ ١٩٩ ٢٠٠ ٢٠١ ٢٠٢ ٢٠٣ ٢٠٤ ٢٠٥ ٢٠٦ ٢٠٧ ٢٠٨ ٢٠٩ ٢١٠ ٢١١ ٢١٢ ٢١٣ ٢١٤ ٢١٥ ٢١٦ ٢١٧ ٢١٨ ٢١٩ ٢٢٠ ٢٢١ ٢٢٢ ٢٢٣ ٢٢٤ ٢٢٥ ٢٢٦ ٢٢٧ ٢٢٨ ٢٢٩ ٢٣٠ ٢٣١ ٢٣٢ ٢٣٣ ٢٣٤ ٢٣٥ ٢٣٦ ٢٣٧ ٢٣٨ ٢٣٩ ٢٤٠ ٢٤١ ٢٤٢ ٢٤٣ ٢٤٤ ٢٤٥ ٢٤٦ ٢٤٧ ٢٤٨ ٢٤٩ ٢٥٠ ٢٥١ ٢٥٢ ٢٥٣ ٢٥٤ ٢٥٥ ٢٥٦ ٢٥٧ ٢٥٨ ٢٥٩ ٢٦٠ ٢٦١ ٢٦٢ ٢٦٣ ٢٦٤ ٢٦٥ ٢٦٦ ٢٦٧ ٢٦٨ ٢٦٩ ٢٧٠ ٢٧١ ٢٧٢ ٢٧٣ ٢٧٤ ٢٧٥ ٢٧٦ ٢٧٧ ٢٧٨ ٢٧٩ ٢٨٠ ٢٨١ ٢٨٢ ٢٨٣ ٢٨٤ ٢٨٥ ٢٨٦ ٢٨٧ ٢٨٨ ٢٨٩ ٢٩٠ ٢٩١ ٢٩٢ ٢٩٣ ٢٩٤ ٢٩٥ ٢٩٦ ٢٩٧ ٢٩٨ ٢٩٩ ٣٠٠ ٣٠١ ٣٠٢ ٣٠٣ ٣٠٤ ٣٠٥ ٣٠٦ ٣٠٧ ٣٠٨ ٣٠٩ ٣١٠ ٣١١ ٣١٢ ٣١٣ ٣١٤ ٣١٥ ٣١٦ ٣١٧ ٣١٨ ٣١٩ ٣٢٠ ٣٢١ ٣٢٢ ٣٢٣ ٣٢٤ ٣٢٥ ٣٢٦ ٣٢٧ ٣٢٨ ٣٢٩ ٣٣٠ ٣٣١ ٣٣٢ ٣٣٣ ٣٣٤ ٣٣٥ ٣٣٦ ٣٣٧ ٣٣٨ ٣٣٩ ٣٤٠ ٣٤١ ٣٤٢ ٣٤٣ ٣٤٤ ٣٤٥ ٣٤٦ ٣٤٧ ٣٤٨ ٣٤٩ ٣٥٠ ٣٥١ ٣٥٢ ٣٥٣ ٣٥٤ ٣٥٥ ٣٥٦ ٣٥٧ ٣٥٨ ٣٥٩ ٣٦٠ ٣٦١ ٣٦٢ ٣٦٣ ٣٦٤ ٣٦٥ ٣٦٦ ٣٦٧ ٣٦٨ ٣٦٩ ٣٧٠ ٣٧١ ٣٧٢ ٣٧٣ ٣٧٤ ٣٧٥ ٣٧٦ ٣٧٧ ٣٧٨ ٣٧٩ ٣٨٠ ٣٨١ ٣٨٢ ٣٨٣ ٣٨٤ ٣٨٥ ٣٨٦ ٣٨٧ ٣٨٨ ٣٨٩ ٣٩٠ ٣٩١ ٣٩٢ ٣٩٣ ٣٩٤ ٣٩٥ ٣٩٦ ٣٩٧ ٣٩٨ ٣٩٩ ٤٠٠ ٤٠١ ٤٠٢ ٤٠٣ ٤٠٤ ٤٠٥ ٤٠٦ ٤٠٧ ٤٠٨ ٤٠٩ ٤١٠ ٤١١ ٤١٢ ٤١٣ ٤١٤ ٤١٥ ٤١٦ ٤١٧ ٤١٨ ٤١٩ ٤٢٠ ٤٢١ ٤٢٢ ٤٢٣ ٤٢٤ ٤٢٥ ٤٢٦ ٤٢٧ ٤٢٨ ٤٢٩ ٤٣٠ ٤٣١ ٤٣٢ ٤٣٣ ٤٣٤ ٤٣٥ ٤٣٦ ٤٣٧ ٤٣٨ ٤٣٩ ٤٤٠ ٤٤١ ٤٤٢ ٤٤٣ ٤٤٤ ٤٤٥ ٤٤٦ ٤٤٧ ٤٤٨ ٤٤٩ ٤٥٠ ٤٥١ ٤٥٢ ٤٥٣ ٤٥٤ ٤٥٥ ٤٥٦ ٤٥٧ ٤٥٨ ٤٥٩ ٤٦٠ ٤٦١ ٤٦٢ ٤٦٣ ٤٦٤ ٤٦٥ ٤٦٦ ٤٦٧ ٤٦٨ ٤٦٩ ٤٧٠ ٤٧١ ٤٧٢ ٤٧٣ ٤٧٤ ٤٧٥ ٤٧٦ ٤٧٧ ٤٧٨ ٤٧٩ ٤٨٠ ٤٨١ ٤٨٢ ٤٨٣ ٤٨٤ ٤٨٥ ٤٨٦ ٤٨٧ ٤٨٨ ٤٨٩ ٤٩٠ ٤٩١ ٤٩٢ ٤٩٣ ٤٩٤ ٤٩٥ ٤٩٦ ٤٩٧ ٤٩٨ ٤٩٩ ٥٠٠ ٥٠١ ٥٠٢ ٥٠٣ ٥٠٤ ٥٠٥ ٥٠٦ ٥٠٧ ٥٠٨ ٥٠٩ ٥١٠ ٥١١ ٥١٢ ٥١٣ ٥١٤ ٥١٥ ٥١٦ ٥١٧ ٥١٨ ٥١٩ ٥٢٠ ٥٢١ ٥٢٢ ٥٢٣ ٥٢٤ ٥٢٥ ٥٢٦ ٥٢٧ ٥٢٨ ٥٢٩ ٥٣٠ ٥٣١ ٥٣٢ ٥٣٣ ٥٣٤ ٥٣٥ ٥٣٦ ٥٣٧ ٥٣٨ ٥٣٩ ٥٤٠ ٥٤١ ٥٤٢ ٥٤٣ ٥٤٤ ٥٤٥ ٥٤٦ ٥٤٧ ٥٤٨ ٥٤٩ ٥٥٠ ٥٥١ ٥٥٢ ٥٥٣ ٥٥٤ ٥٥٥ ٥٥٦ ٥٥٧ ٥٥٨ ٥٥٩ ٥٦٠ ٥٦١ ٥٦٢ ٥٦٣ ٥٦٤ ٥٦٥ ٥٦٦ ٥٦٧ ٥٦٨ ٥٦٩ ٥٧٠ ٥٧١ ٥٧٢ ٥٧٣ ٥٧٤ ٥٧٥ ٥٧٦ ٥٧٧ ٥٧٨ ٥٧٩ ٥٨٠ ٥٨١ ٥٨٢ ٥٨٣ ٥٨٤ ٥٨٥ ٥٨٦ ٥٨٧ ٥٨٨ ٥٨٩ ٥٩٠ ٥٩١ ٥٩٢ ٥٩٣ ٥٩٤ ٥٩٥ ٥٩٦ ٥٩٧ ٥٩٨ ٥٩٩ ٦٠٠ ٦٠١ ٦٠٢ ٦٠٣ ٦٠٤ ٦٠٥ ٦٠٦ ٦٠٧ ٦٠٨ ٦٠٩ ٦١٠ ٦١١ ٦١٢ ٦١٣ ٦١٤ ٦١٥ ٦١٦ ٦١٧ ٦١٨ ٦١٩ ٦٢٠ ٦٢١ ٦٢٢ ٦٢٣ ٦٢٤ ٦٢٥ ٦٢٦ ٦٢٧ ٦٢٨ ٦٢٩ ٦٣٠ ٦٣١ ٦٣٢ ٦٣٣ ٦٣٤ ٦٣٥ ٦٣٦ ٦٣٧ ٦٣٨ ٦٣٩ ٦٤٠ ٦٤١ ٦٤٢ ٦٤٣ ٦٤٤ ٦٤٥ ٦٤٦ ٦٤٧ ٦٤٨ ٦٤٩ ٦٥٠ ٦٥١ ٦٥٢ ٦٥٣ ٦٥٤ ٦٥٥ ٦٥٦ ٦٥٧ ٦٥٨ ٦٥٩ ٦٦٠ ٦٦١ ٦٦٢ ٦٦٣ ٦٦٤ ٦٦٥ ٦٦٦ ٦٦٧ ٦٦٨ ٦٦٩ ٦٧٠ ٦٧١ ٦٧٢ ٦٧٣ ٦٧٤ ٦٧٥ ٦٧٦ ٦٧٧ ٦٧٨ ٦٧٩ ٦٨٠ ٦٨١ ٦٨٢ ٦٨٣ ٦٨٤ ٦٨٥ ٦٨٦ ٦٨٧ ٦٨٨ ٦٨٩ ٦٩٠ ٦٩١ ٦٩٢ ٦٩٣ ٦٩٤ ٦٩٥ ٦٩٦ ٦٩٧ ٦٩٨ ٦٩٩ ٧٠٠ ٧٠١ ٧٠٢ ٧٠٣ ٧٠٤ ٧٠٥ ٧٠٦ ٧٠٧ ٧٠٨ ٧٠٩ ٧١٠ ٧١١ ٧١٢ ٧١٣ ٧١٤ ٧١٥ ٧١٦ ٧١٧ ٧١٨ ٧١٩ ٧٢٠ ٧٢١ ٧٢٢ ٧٢٣ ٧٢٤ ٧٢٥ ٧٢٦ ٧٢٧ ٧٢٨ ٧٢٩ ٧٣٠ ٧٣١ ٧٣٢ ٧٣٣ ٧٣٤ ٧٣٥ ٧٣٦ ٧٣٧ ٧٣٨ ٧٣٩ ٧٤٠ ٧٤١ ٧٤٢ ٧٤٣ ٧٤٤ ٧٤٥ ٧٤٦ ٧٤٧ ٧٤٨ ٧٤٩ ٧٥٠ ٧٥١ ٧٥٢ ٧٥٣ ٧٥٤ ٧٥٥ ٧٥٦ ٧٥٧ ٧٥٨ ٧٥٩ ٧٦٠ ٧٦١ ٧٦٢ ٧٦٣ ٧٦٤ ٧٦٥ ٧٦٦ ٧٦٧ ٧٦٨ ٧٦٩ ٧٧٠ ٧٧١ ٧٧٢ ٧٧٣ ٧٧٤ ٧٧٥ ٧٧٦ ٧٧٧ ٧٧٨ ٧٧٩ ٧٨٠ ٧٨١ ٧٨٢ ٧٨٣ ٧٨٤ ٧٨٥ ٧٨٦ ٧٨٧ ٧٨٨ ٧٨٩ ٧٩٠ ٧٩١ ٧٩٢ ٧٩٣ ٧٩٤ ٧٩٥ ٧٩٦ ٧٩٧ ٧٩٨ ٧٩٩ ٨٠٠ ٨٠١ ٨٠٢ ٨٠٣ ٨٠٤ ٨٠٥ ٨٠٦ ٨٠٧ ٨٠٨ ٨٠٩ ٨١٠ ٨١١ ٨١٢ ٨١٣ ٨١٤ ٨١٥ ٨١٦ ٨١٧ ٨١٨ ٨١٩ ٨٢٠ ٨٢١ ٨٢٢ ٨٢٣ ٨٢٤ ٨٢٥ ٨٢٦ ٨٢٧ ٨٢٨ ٨٢٩ ٨٣٠ ٨٣١ ٨٣٢ ٨٣٣ ٨٣٤ ٨٣٥ ٨٣٦ ٨٣٧ ٨٣٨ ٨٣٩ ٨٤٠ ٨٤١ ٨٤٢ ٨٤٣ ٨٤٤ ٨٤٥ ٨٤٦ ٨٤٧ ٨٤٨ ٨٤٩ ٨٥٠ ٨٥١ ٨٥٢ ٨٥٣ ٨٥٤ ٨٥٥ ٨٥٦ ٨٥٧ ٨٥٨ ٨٥٩ ٨٦٠ ٨٦١ ٨٦٢ ٨٦٣ ٨٦٤ ٨٦٥ ٨٦٦ ٨٦٧ ٨٦٨ ٨٦٩ ٨٧٠ ٨٧١ ٨٧٢ ٨٧٣ ٨٧٤ ٨٧٥ ٨٧٦ ٨٧٧ ٨٧٨ ٨٧٩ ٨٨٠ ٨٨١ ٨٨٢ ٨٨٣ ٨٨٤ ٨٨٥ ٨٨٦ ٨٨٧ ٨٨٨ ٨٨٩ ٨٩٠ ٨٩١ ٨٩٢ ٨٩٣ ٨٩٤ ٨٩٥ ٨٩٦ ٨٩٧ ٨٩٨ ٨٩٩ ٩٠٠ ٩٠١ ٩٠٢ ٩٠٣ ٩٠٤ ٩٠٥ ٩٠٦ ٩٠٧ ٩٠٨ ٩٠٩ ٩١٠ ٩١١ ٩١٢ ٩١٣ ٩١٤ ٩١٥ ٩١٦ ٩١٧ ٩١٨ ٩١٩ ٩٢٠ ٩٢١ ٩٢٢ ٩٢٣ ٩٢٤ ٩٢٥ ٩٢٦ ٩٢٧ ٩٢٨ ٩٢٩ ٩٣٠ ٩٣١ ٩٣٢ ٩٣٣ ٩٣٤ ٩٣٥ ٩٣٦ ٩٣٧ ٩٣٨ ٩٣٩ ٩٤٠ ٩٤١ ٩٤٢ ٩٤٣ ٩٤٤ ٩٤٥ ٩٤٦ ٩٤٧ ٩٤٨ ٩٤٩ ٩٥٠ ٩٥١ ٩٥٢ ٩٥٣ ٩٥٤ ٩٥٥ ٩٥٦ ٩٥٧ ٩٥٨ ٩٥٩ ٩٦٠ ٩٦١ ٩٦٢ ٩٦٣ ٩٦٤ ٩٦٥ ٩٦٦ ٩٦٧ ٩٦٨ ٩٦٩ ٩٧٠ ٩٧١ ٩٧٢ ٩٧٣ ٩٧٤ ٩٧٥ ٩٧٦ ٩٧٧ ٩٧٨ ٩٧٩ ٩٨٠ ٩٨١ ٩٨٢ ٩٨٣ ٩٨٤ ٩٨٥ ٩٨٦ ٩٨٧ ٩٨٨ ٩٨٩ ٩٩٠ ٩٩١ ٩٩٢ ٩٩٣ ٩٩٤ ٩٩٥ ٩٩٦ ٩٩٧ ٩٩٨ ٩٩٩ ١٠٠٠

(۱۶)

نقش زبد کی قرأت

نقش زبد آغاز سے چونکہ ٹوٹا ہوا ہے، اس ٹوٹ پھوٹ اور بعض جملوں کے ابہام کی وجہ سے اس کی قرأت اگرچہ  
مؤکد نہیں ہے تاہم اہل فن نے اس کی یوں قرأت کی ہے:

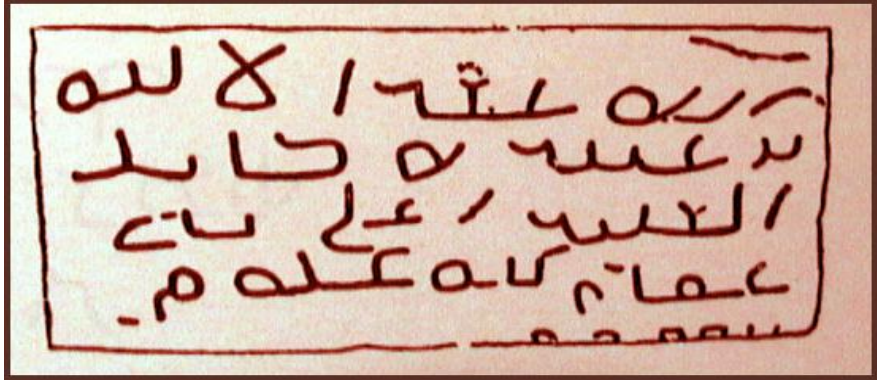
۱۔ (نص) رالالہ سرجو بر امت منفو وھلیا بر مر القیس

۲۔ وسرجو بر سعدو وستزو وشریجو بتمیمی۔ (۱۷)

اس نقش کا آخری جملہ " بتمیمی " سریانی زبان میں لکھا ہوا ہے۔

## نقش ام الجمال دوم

یہ چھٹی صدی عیسوی کا نقش ہے اسے بھی لٹمن نے دریافت کیا۔ اس پر اگرچہ تاریخ رقم نہیں ہے تاہم یہ چھٹی صدی سے متعلق مانا گیا ہے۔ یہ نبطی خط کی آخری ترقی یافتہ اور دور جاہلیت کی ابتدائی شکل ہے۔ نقش ام الجمال کی تحریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی کتابت دو قسم پر ہے۔ اول مقور (دوائر آمیز حروف) دوم مبسوط (پھیلا ہوا خط) پہلی طرز کے حروف مربع نما ہیں، دوسرے حروف مائل بہ کشش۔ یہ رسم کتابت خط سینائی (شامی) سے متاثر ہے۔ اس قسم کی تحریریں دور بنی امیہ کے آثاری کتبات میں بھی نظر آتی ہیں۔ (۱۸)



(۱۹)

## نقش ام الجمال ثانی

## نقش ام الجمال ثانی کی قرأت

مستشرق انولیتیمان (Enno Littmann) نے نقش ام الجمال ثانی کی قرأت یوں کی ہے۔

- ۱- إله غفراً لأليه
- ۲- بن عبدة كاتب
- ۳- العبيد أعلی بنی
- ۴- عمري صلوا عليه من
- ۵- يقرؤه .

فصح عربی میں اس کے معنی یوں بیان کیے گئے ہیں:

یا رب اغفر لأئیه بن عبیدة ، الکاتب ، الخبیر ، اشرف بنی عمرو ، ادع له ایها  
القاری۔ (۲۰)

ڈاکٹر عبدالنواب اس قرأت کے ایک حصہ سے اختلاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ونحن وان کنا نتفق مع "لیٹمان" فی قراءة الاجزاء الاولي، منه هذا النقش فاننا لانوافقه  
على قراءة الجملة الاخيرة منه ، وهي "صلو عليه من يقرؤه"، ولعلها تقرأه كذا: "كله علو

من يتفقده" ويكون المعنى: "انه اعلى بنی عمرو کلهم کعلو من يتفقده بزيارة قبره۔ (۲۱)

لیٹمان (Littmann) کی اس قرأت کے جز اول سے تو ہم اتفاق کرتے ہیں لیکن آخری جملہ کی قرأت سے ہم  
متفق نہیں، اور وہ جملہ صلوعلیہ من یقرؤہ ہے، شاید اس کی قرأت یوں ہو (کلہ علو من يتفقده) جس معنی ہیں بنی عمرو  
سب سے اعلیٰ ہیں جیسا کہ اس قبر کی زیارت کرنے والا اسے اعلیٰ سمجھتا ہے۔

نقش زبد و حران و ام الجمال و عین عبدة:

کچھ محققین کا خیال ہے کہ یہ نقوش عربی زبان سے متعلق ہیں، اور وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ یہ موجودہ عربی  
سے سوائے چند ایک چیزوں کے مختلف نہیں۔ (۲۲)

ان کے نزدیک نقش زبد میں عربی اسماء کی ایک بڑی تعداد ہے جیسے سرجو، منفو، سعد اور ستر و وغیرہ، ان میں بعض  
اسماء واؤ پر ختم ہوتے ہیں، الدکتور وانی، مستشرق انولیتمان (Enno Littmann) کی رائے سے سند پکڑتے  
ہوئے اس واؤ کو تونین کا عوض قرار دیتے ہیں۔ (۲۳)

واؤ میں علامت اعراب بننے کی صفت پائی جاتی ہے اور ان نقوش میں واؤ بطور علامت وصف استعمال ہوئی ہے۔ جیسے  
نقش حران میں لفظ "ظلمو" میں واؤ بطور حرکت استعمال ہوئی ہے۔ احمد رضا العالمی ۲۴ کی رائے میں یہ واؤ فقط  
اصطلاح خطی کے طور پر استعمال ہوئی ہے، بطور اعراب نہیں۔ (۲۵)

بعض مستشرقین نے نقش زبد و حران اور ام الجمال میں اعراب کے وجود کی طرف اشارہ کیا ہے، اور وہ بعض  
جملوں میں حرکات طویلہ پر اشارہ کرنے والی علامات ہیں۔ جیسا کہ نقش ام الجمال میں جملہ (اعلیٰ بنی عمری) کے  
بارے میں وہ مصر ہیں کہ اس جملہ میں حرکات اعراب ہیں لیکن انہوں نے ان حرکات کی وضاحت نہیں کی۔ (۲۶)

نقش عین عبدة میں بعض ایسے کلمات ہیں جن سے علامات اعراب کے وجود پر استدلال کیا جاسکتا ہے۔ صالح العجمی نے اسمائے اعلام میں نبطی طرز تحریر کو سامنے رکھتے ہوئے اس نقش میں کلمتہ (الموت) اور کلمتہ (جرح) میں واؤ کو ضمہ اور تنوین کا بدل قرار دیا ہے۔ ۲۷ کیونکہ کلمتہ جرح مرفوع ہے اور علامات رفع اس کے آخر میں واؤ ہے چنانچہ یہ (جرح) مکتوب ہے۔ چنانچہ اسی کے پیش نظر بعض محققین نے اس امکان کا اظہار کیا ہے ان نقوش میں علامات اعراب موجود ہیں، انہی کی پیروی میں رمزى بعلبى نے اس احتمال کا اظہار کیا ہے کہ کلمہ (ن ف ش و)، بمعنی "قبر" میں بھی واؤ بطور علامت اعراب استعمال ہوئی ہے۔ (۲۸)

### علامات اعرابیه واضیة:

ایسے نقوش جن میں علامات اعراب واضح ہیں تعداد میں بہت کم ہیں۔ ان نقوش کی قلت کے باوجود ایسے اشارات موجود ہیں کہ جن سے قدیم عربی زبان میں اعراب کی موجودگی پر استدلال کیا جاسکتا ہے۔ ان نقوش میں سب سے اہم نقش نمارہ ہے۔ نقش نمارہ میں ایسی کئی علامات ہیں جو باعتبار اعراب اور جدید عربی سے مماثلت اسے اپنے ہم زمانہ اور ہم علاقہ باقی نقوش سے ممتاز کرتی ہیں۔

### نقش نمارہ:

نمارہ، جبل دروز کے مشرقی سمت میں سلطنت حیرہ کے ملوک کا ایک چھوٹا سا محل ہے۔ مشہور عرب شاعر اور سلطنت حیرہ کے بادشاہ امرء القیس جو یہاں مدفون ہیں کی قبر پر یہ کتبہ ۳۲۸ عیسوی میں لکھا گیا اور یہ اب تک دریافت شدہ قدیم ترین نقوش میں سے ہے۔ (۲۹) مذکورہ نقوش پانچ سطروں پر مشتمل ہے جسے فرانسسیسی مستشرق رینی دوساد (Reni Dussaud) اور اس کی ٹیم نے ۱۹۰۳ء میں دریافت کیا۔ (۳۰) اس خط کو خط عربی کا آغاز قرار دیا جاسکتا ہے۔ (۳۱)

محقق عبد الواحد الوافی کے بقول نقش نمارہ کی عبارت فصیح عربی سے مطابقت رکھتی ہے، لیکن انہوں نے اس مطابقت کی جہات اور مماثلتیں ذکر نہیں کیں، کہ کیا یہ مماثلت الفاظ میں ہے، یا اعراب میں، یا صیغہ مستعملہ میں یا فصیح عربی کے خواص میں سے کسی اور خصوصیت میں۔ (۳۲)

مستشرق لیٹمان کی رائے میں، ان نقوش میں اسمائے اعلام موجود ہیں۔ اور آخر میں واؤ اس پر دال ہے۔

ڈاکٹر عبد الواحد الوافی، پروفیسر لیٹمان کے نقطہ نظر کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

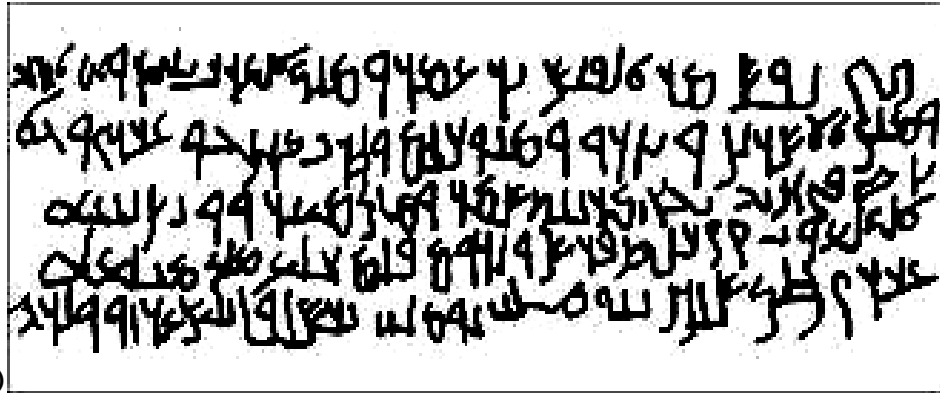


وقد أشار إلى رأي ليمان، وهو أن النقش يحوي أسماء أعلام تنتهي بحرف الواو مثل: عمرو، ومذحجو، ومعدو، وهذه الواو علامة إرابية تنوب عن التنوين في حالة الرفع. (۳۳)

جبکہ ڈاکٹر احمد سلیمان یاقوت لکھتے ہیں:

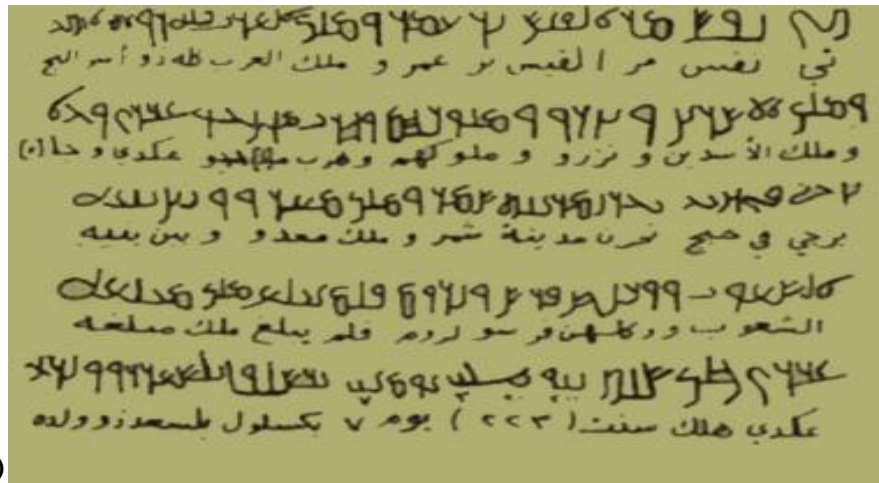
”ان النقش النمارة الذي عثر عليه بالشام يعطينا صورة واضحة عن آثار الإعراب، لأنه تطوّر وأصبح كاملاً في العريّة الباقية“۔ (۳۴)

نقش نمارہ جو شام میں دریافت ہوا ہمارے سامنے اعراب کی واضح صورت لاتا ہے، یہ اعراب کی ارتقائی صورت تھی اور عرب باقیہ میں کامل طور پر موجود ہے۔



(۳۵)

نقش نمارہ کا عکس



(۳۶)

نقش نمارہ مع ترجمہ (باریک بینی سے دیکھا جائے تو نبطی اور عربی حروف کی مماثلت اور اعراب کے اشارات واضح ہیں)

یہ کتبہ جبل دروز کے شمالی علاقہ میں حران کے گرجہ کے دروازہ پر یونانی اور عربی قدیم میں کندہ ہے۔ اس پر تاریخ کتابت ۵۶۸ء درج ہے۔ پروفیسر لٹمن ماکس (Littmann Max) نے عبارت کے رموز کو حل کیا۔ یہ مکتوب پہلی صدی ہجری کے اواخر میں مستعمل، خط عربی سے متشابہ ہے۔ مستشرقین کے بقول اس کتبہ کا تعلق امیر کندہ کے عہد سے ہے۔ (۳۷)

نقش نمارہ کا فصیح عربی ترجمہ

- هذا قبر امرئ القيس بن عمرو ملك العرب كلها الذي حاز التاج
- وملك الأسدين ونزارا وملوكهم وهزم مذحج بقوته وجاء
- لجباية الحجاج في مشارف نجران مدينة شمر وملك معد ونيل بنيه
- (إدارة) شؤون الشعوب ووكله الفرس (لمجاهة الروم) فلم يبلغ ملك مبلغه
- قوة توفي سنة (۲۲۳) يوم السابع من شهر كسلول (شهر كانون "ديسمبر") بالسعد الذي ولده۔ (۳۸)

نقش نمارہ میں اعراب کے آثار

D مذکورہ بالا نقش میں سطر اول میں ہمیں اعراب کے آثار نہیں ملتے۔

D دوسری سطر میں لفظ "اسدین" شنیہ کا صیغہ ہے اور مفعول بہ ہونے کی بناء پر منصوب ہے، لہذا اس کے اعراب کی رعایت رکھتے ہوئے اس کو یا کے ساتھ معرب کرتے ہوئے "اسدین" لکھا گیا ہے، "اسدان" نہیں لکھا گیا۔ (۳۹)

D اسدین کے بعد "نزارو" کا لفظ بھی منصوب ہے اور شاید یہ اسدین پر معطوف ہے۔ نزارو میں واؤ کو باقی رکھا گیا ہے جو کہ اس بات پر دال ہے کہ یہ اعلام معربہ میں سے ہے، کیونکہ اعلام مبنیہ کے آخر میں واؤ نہیں لکھا جاتا۔ واؤ کا اس طرح لکھا جانا نبطی خط میں معروف ہے اور شاید اہل عرب نے یہ چیز وہیں سے لی ہے۔ کہیں کہیں ہم اس کا اظہار دیکھتے ہیں جیسے عمرو اور عمر میں فرق کرنے کیلئے عمرو کے آخر میں واؤ لگاتے ہیں۔ (۴۰)

D تیسری سطر میں لفظ (ملک معدو) بھی تنوین نصب کے بغیر پے اور اس کے آخر میں واؤ اس بات پر دلیل ہے کہ یہ بھی اعلام معربہ میں سے ہے، جبکہ لفظ (نزل بنیہ) میں دو طرح سے اعراب کی وجوہ ہیں۔

- ۱۔ یہ مفعول بہ ہونے کی بنا کی پر منصوب ہے، لہذا اس کو کیا کے ساتھ اعراب دیا گیا ہے۔
- ۲۔ یہ اصل میں "بنینہ" تھا، مضاف سے نون حذف کیا گیا تو یہ "بنیہ" رہ گیا، مضاف کے نون کا حذف کرنا عربی قواعد میں سے اہم قاعدہ ہے۔ (۴۱) جبکہ ایک خیال یہ بھی ہے کہ (نزل) فعل متعدی بالتضعیف ہے، پس اس نے دونوں مفعولوں کو منصوب کر دیا اور وہ (بنیہ) اور (الشعوب) ہیں۔ (۴۲)
- نقش نمبر ۷ سے ہمیں واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ اعراب کا وجود فصیح عربی سے پہلے بھی موجود تھا۔ اور باعتبار اعراب کوئی بھی دوسرا نقش، نقش نمبر ۷ سے زیادہ عربی زبان کے قریب نہیں۔ (۴۳)
- نقش نمبر ۸ کی کئی قراءت اور ترجمے ہیں۔ مقالہ ہذا میں "مستشرق انولیتمان" Enno littmann کے ترجمہ پر اعتماد کیا گیا ہے جسے اسرائیل و فلسطین اور دیگر کئی ماہرین نے بھی قابل اعتماد ٹھہرایا ہے۔

### نقوش راس شمر

نقوش راس شمر (۴۴) سے ایک اتفاقیہ واقعے سے برآمد ہوئے۔

ڈاکٹر رمضان عبدالنواب اس کی برآمدگی کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"فی مارس ۱۹۲۸ء کان احد الفلاحین یحرث ارضه بسلام فی "مینة البیضاء" علی ساحل الشمالی لسوریا، عند ما عاق محراثه فجأة علی الحرث، كتلة ضخمة من الحجر، وما ان رفعها حتی ظهر مدخل تحت الارض ، فی نهایته مقبرة مقبوة السقف، وجد بها الفلاح فخارا من الطین المحروق وزهریات صغيرة لم تصب بسوء ، وقد بلغ خبر هذه الحادث الی ادارة الآثار الفرنسیه فی بیروت ، فعاین علماء المقبرة ، ورجحوا انها لیست وحدها فی المنطقة ، وانما تكون جزءا من جبانة كبيرة۔ واذ كانت هناك جبانة ، فمعنی هذا انها تابعة لمدينة ما لا تبعد كثيرا عن هذه الجبانة۔ وكان بالقرب من المنطقة ، تل مرتفع علی بعد حوالي كلو مترا واحدا ، یسمى "رأس شمر" بسبب نبست السمار البری ، الذی ینمو كثيرا فی هذه المنطقة ۔ وقد عثر الناس هناك من قبل، علی اشیاء اثریة، كالاطباق والخناجر، حتی شاع بین سكان المنطقة ، انه كان هناك مدينة كبيرة، یقضى المرء فی الطواف حول سورها ایاما عديدة۔ (۴۵)

مارچ ۱۹۲۸ء میں شام کے شمالی ساحلی علاقے "مدینۃ البیضاء" میں ایک کسان ہل چلا رہا تھا، کہ اچانک اس کا ہل پتھر کی ایک بڑی چٹان سے ٹکرایا، اس نے اسے اٹھانے کی کوشش کی تو زمین میں پیوست پایا۔ پتھر کے دوسرے کنارے پر ایک بند مقبرہ تھا، جس پر پکی ہوئی مٹی کی کچھ تختیاں ملیں۔ اس واقعہ کی خبر بیروت میں ادارہ آثار قدیمہ کو ملی جس کے ماہرین نے اس مقبرہ کا معائنہ کیا اور اس بات کا اظہار کیا کہ اس علاقے میں یہ صرف اکیلا نہیں بلکہ یہ ایک بڑے جبانہ کا حصہ ہے۔ وہاں واقعتاً ایک جبانہ تھا، انہوں نے سمجھا کہ کسی شہر کے آثار میں سے ہے جو کہ یہاں سے زیادہ دور نہیں۔

اس علاقے کے قریب ایک بلند ٹیلہ تھا، جس کے چند کلو میٹر کے فاصلے پر ایک شہر تھا جسے جنگلی درختوں کی کثرت کی وجہ سے "رأس شمر" کہتے ہیں۔ جو کہ اس علاقے میں عام اور کثرت سے ہیں۔ جبکہ اس سے پہلے بھی اس علاقے سے لوگوں کو برتن (پلٹیں) اور خنجر وغیرہ مل چکے تھے۔ جس سے اس علاقے میں پہلے ہی یہ بات پھیلی ہوئی تھی کہ یہاں ایک بڑا شہر آباد تھا۔

ماہرین آثار قدیمہ نے ۱۹۲۹ء میں اس ٹیلہ کے نیچے کھدائی کی تو "مدینۃ البیضاء" کا مقبرہ مکمل طور پر ظاہر ہو گیا، جس کے قریب اور بھی قبور تھیں اور ٹیلہ کے نیچے ایک قدیم شہر تھا۔ جو کہ "اجاریت" کہلاتا ہے اور وہ ہم سے ہزاروں سال قدیم ہے۔ یہاں سے سینکڑوں نقوش اور تختیاں ملیں، جنہیں ماہرین آثار قدیمہ نے سہولت کے ساتھ پڑھ لیا۔ (۴۶)

نقوش رأس شمیر میں اعراب کی صورت حال

نقوش رأس شمیر میں اعراب کے آثار تو ملتے ہیں تاہم ان کی صورت حال عموم سے ہٹ کر ہے۔ اس میں ضبط کلمات کیلئے معروف علامات اعراب استعمال نہیں کی گئیں، بلکہ صرف ہمزہ پر دلالت کیلئے ایک علامت ہے، جو کہ رفعی، نصبی یا جری حالت میں مختلف ہوتی ہے۔ (۴۷)

ان نقوش پر اعراب کے بارے میں ڈاکٹر شوقی ضیف لکھتے ہیں:

"ولاحظوا ان هذه اللغة الاوجرتية يشيع فيها الاعراب مثل العربية وايضا فاتهم وجدوا

فيها ظواهر المنع من الصرف"۔ (۴۸)

ماہرین کا خیال ہے کہ لغت اجریمتہ میں بھی عربی زبان کی طرح اعراب عام تھے۔ مزید یہ کہ اس میں منع صرف کے قواعد کے استعمال کے شواہد ملتے ہیں۔

نقوش اکدیہ:

تاریخ میں اگر ہم مزید پیچھے جائیں تو نقوش اکادیہ / اکدیہ جو پچیس سو (۲۵۰۰ ق م) قبل مسیح پرانے ہیں ہمارے سامنے آتے ہیں۔ یہ نقوش خط مسماری مقطعی میں لکھے ہوئے ہیں۔ اس خط کو یہ نام اس لئے دیا گیا کیونکہ کہ اس میں الفاظ کی صورت مسماری (میخ جیسی) ہوتی ہے۔ خط مسماری میں لکھے ہوئے ایسے بہت سے نقوش دریافت ہوئے ہیں جنہیں مٹی کی الواح پر لکھ کر پکالیا گیا تھا۔ قانون حمورابی جو دنیا کا لکھا ہوا سب سے پرانا قانون ہے ایسی ہی تختیوں پر مکتوب ہے۔ (۴۹)

تہذیب و تمدن کے آثار سے بھرپور یہ زبان بالکل مردہ اور ناپید ہو چکی تھی اور ہم، ۳۷ سال قبل تک بجز بابلی اور آشوری جو اسی کی فروعات میں سے ہے، بالکل واقف نہ تھے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلی کھدائی ۱۸۴۲ء میں عراق کے شہر موصل میں فرانسیسی سفیر بوتتا (Botta) نے کروائی۔ اور یہ کھدائی موصل کے قریب "خرسباد" نامی گاؤں میں کی گئی۔ یہ کھدائی آٹھویں صدی قبل مسیح کے آشوری بادشاہ "سرجون ثانی" کے محل کے بعض اجزاء کی دریافت کیلئے مارچ ۱۸۴۳ء میں کی گئی۔ (۵۰)

یہاں سے اکتشافات (دریافتوں) کا سلسلہ چل نکلا، جس میں بہت سے انگریز، فرانسیسی اور امریکی ماہرین آثار قدیمہ باروت (Parot)، لایارد (Layard)، مالون (Mallown) وغیرہ نے حصہ لیا۔ اس کھدائی کا حاصل کچی ہوئی مٹی کی الواح پر لکھا ہوا نقوش کا ضخیم مجموعہ تھا۔ (۵۱)

نقوش اکدیہ میں اعراب کی صورت حال:

سامی زبانوں میں لغت عربی کے بعد سب سے بڑی زبان جس نے اعراب کو محفوظ رکھا، اکدی زبان ہے۔ اس کی فروعات میں سے آرامی اور حبشی زبانیں ہیں۔ (۵۲)

بابلی اور آشوری زبان کے دریافت شدہ کتبات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں اعراب موجود تھے، اور حرکات ثلاثہ ایسے ہی مستعمل تھیں جیسے موجودہ عربی زبان میں۔ جبکہ اکدی زبان میں تنوین بھی ایسے ہی مستعمل تھی جیسے

موجودہ عربی میں، ہاں البتہ اكدین اس میم تنوین کو "التمیم" کہتے تھے جیسے اہل عرب نون تنوین کو "التنوین" کہتے ہیں۔ (۵۳)

ڈاکٹر رمضان عبدالنواب اس زبان میں اعراب کی موجودگی پر گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

إنَّ قانون حورابي (۱۷۹۲ - ۱۷۵۰ ق. م) المدون باللغة البابلية القديمة، يوجد فيه الإعراب بشكل واضح كما هو في اللغة العربية الفصحى تمامًا فالفاعل مرفوع، والمفعول منصوب، وعلامة الرفع الضمة، وعلامة النصب الفتحة، وعلامة الجر الكسرة، تمامًا كما في اللغة العربية. (۵۴)

قانون حورابي (۱۷۹۲ - ۱۷۵۰ ق. م) جو کہ قدیم بابلی زبان میں مدون کیا گیا، میں اعراب اپنی واضح شکل میں ایسے ہی پائے جاتے ہیں جیسے فصیح عربی زبان میں۔ اس میں فاعل مرفوع ہے اور مفعول منصوب، اور علامت رفع ضمہ ہے، علامت نصب فتح ہے اور علامت جر کسرہ ایسے ہی موجود ہے جیسے لغت عربی میں۔ مثلاً اس قانون کے فقرہ نمبر ایک کی عبارت یوں ہے:

ubbir ma summa awel um awe lam بمعنی (إذا اتهم إنسان إنساناً)۔

عبارت مذکورہ میں لفظ awel um بمعنی (إنسان) فاعلی حالت میں ہے اور مرفوع بالضمہ ہے۔ جبکہ دوسرا لفظ awe lam حالت نصبی میں ہے جس پر a دلالت کر رہا ہے، جبکہ آخر میں میم، "میم تمیم" ہے جو کہ عربی میں "تنوین" کے مقابلہ میں ہے۔ (۵۵)

اسی قانون کے فقرہ نمبر پانچ کی عبارت یوں مذکور ہے:

Dinam iddin summa dayunn m.

بمعنی: (إذا حکم قاضٍ حکمًا)

مذکورہ فقرہ میں dayann m بمعنی (قاضٍ) فاعلی حالت میں ہے اور مرفوع بالضمہ ہے، اور کلمۃ: Dinam بمعنی: (حکم) مفعولی حالت میں ہے اور منصوب بالفتحہ ہے۔ (۵۶)

مذکورہ بالادلائل سے پتہ چلا کہ لغت اكدی میں حرکات ثلاثہ قدیم زمانے میں بھی مستعمل تھیں اور عہد حورابی تک ان کا استعمال رہا۔ بعد میں ان میں اختصار آگیا اور یہ دو حرکات میں سمٹ گئیں، رفع کیلئے ضمہ اور کسرہ اور نصب کیلئے جر، آخر کار ایک ہی حرکت رہ گئی، اور وہ کسرہ ممالہ کہلائی۔ (۵۷)

لغت اکدیہ میں حرکات ثلاثہ اور تنوین ہی نہیں بلکہ تشنیہ کا اعراب حالت رفع میں ضمہ کے ساتھ آتا ہے، اور الف کے ساتھ اس کا اظہار ہوتا ہے، جبکہ نصبی اور جری حالت میں یا کے ساتھ اس کا اظہار ہوتا ہے۔ مثلاً " **īnān** " بمعنی "عینان" حالت رفعی میں اور **īnēn** حالت نصبی اور جری میں ہو گا۔ اسی طرح جمع مذکر سالم کا اعراب حالت رفعی میں واؤ کے ساتھ جبکہ حالت نصبی و جری میں یا کے ساتھ ہو گا۔ (۵۸)

لغت اکدی کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ اس میں الفاظ کو مختلف قطعوں یا ٹکڑوں میں لکھا جاتا ہے۔ ہر قطعے کیلئے ایک علامت لکھی جاتی ہے۔ مثلاً اگر لفظ کلب لکھنا ہو تو وہ ان کے ہاں رفع، نصب اور جرتین اعراب کے ساتھ ظاہر ہو گا۔

Kal-bim, Kal-bum, Kalbam اس سے پتہ چلا کہ اکادین کے ہاں کتابت مکمل طور پر متداول تھی۔ حرکات ثلاثہ، ضمہ، فتح اور کسرہ کے ساتھ ساتھ ساکن، تشنیہ اور تنوین وغیرہ کی علامات بھی مستعمل تھیں۔ فصیح عربی میں اعراب کوئی نئی چیز نہیں، ان کی جڑیں بہت عمیق اور گہری ہیں۔ اس کی ایک بڑی دلیل یہ ہے کہ اکادین نے ۲۵۰۰ قبل مسیح میں اقوام سامیہ میں سب سے پہلی ہجرت ارض رافدین کی طرف کی تو اس وقت بھی ان کے ہاں اعراب رائج تھے۔ ۵۹ تاہم مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ اس رجحان میں کمی واقع ہوتی چلی گئی۔ ڈاکٹر جواد علی ترک اعراب کے رجحان کے بارے میں اپنا نقطہ نظر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”وینخيل لي أن معظم لغات الأدب في العالم القديم كانت تراعي الإعراب، لترتفع بذلك عن ألسنة العامة، ولتكون اللسان الرفيع الذي يخاطب الإنسان به أربابه، ثم خفت حدة الإعراب فيما بعد، مجارة لتطور العقل الإنساني. ونجد معظم الشعوب في الوقت الحاضر، تبسط لغتها وتحتزل قواعدها وجمل كلامها ليتناسب الكلام مع عقلية السرعة التي أخذت تسيطر على الإنسان الحاضر“۔ (۶۰)

”میرے خیال میں قدیم زمانے میں اکثر زبانوں میں اعراب کی رعایت رکھی جاتی تھی تاکہ وہ اس سے عام زبانوں میں ممتاز اور اعلیٰ ہو، اور اسی ممتاز اور اعلیٰ زبان میں انسان اپنے رب سے مخاطب ہو (مناجات کرے)۔ پھر عقل انسانی کے ارتقاء کے ساتھ ساتھ اس حد اور پابندی میں کمی واقع ہوتی چلی گئی، چنانچہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر لوگ اپنی زبان کو سادہ بنا رہے ہیں،

مختصات (abbreviations) کا استعمال کر رہے ہیں، اور الفاظ کو جامع بنا رہے ہیں تاکہ عصر

حاضر کے انسان کی عقل کی سرعت کے ساتھ مناسبت پیدا ہو سکے۔

مذکورہ نقطہ نظر کی تائید بعض روایات اور قدیم عربی تحریرات سے بھی ہوتی ہے۔ قرآن کریم کے ابتدائی نسخے بھی اس وقت کے طرزِ تحریر کے مطابق بلا نقط و اعراب تھے۔ دورِ نبوی ﷺ کے تحریری نمونوں، قرآنی نسخوں اور خصوصاً آپ ﷺ کے دعوتی خطوط میں یہ طرزِ تحریر نمایاں اور واضح ہے۔ (۶۱)

مصاحف پر نقط و اعراب کا کام تابعین اور بعد کے ادوار میں مختلف مراحل میں سرانجام پایا۔ نقط و اعراب کا یہ عمل ایک مستقل اور مختلف الجہت موضوع ہے جو کہ فی الحال زیر بحث نہیں۔

مذکورہ بحث سے پتہ چلا کہ قدیم عربی نقوش اور کتبات، خصوصاً نقوش اکدیہ اور نقوش راسِ شمر میں اعراب کے وجود کے واضح اشارے موجود ہیں۔ نقش نمبرہ اور قانون حموربی اس کی واضح ترین مثالیں ہیں۔ اگرچہ ان نقوش کی استنادی حیثیت ایک سوالیہ نشان ہے، کیونکہ تمام ترکھدائیاں مستشرقین کی طرف منسوب ہیں اور اسلامی تحقیقات کے میدان میں مستشرقین کا طے شدہ نتائج کو ثابت کرنے کی کوششیں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں، نیز کھدائیوں سے دریافت شدہ نقوش اور کتبات کی تاریخ اور عبارات کی بنیاد ظن اور تخمین پر ہے، جبکہ نبی کریم ﷺ سے مروی روایات اور احادیث نہ صرف یقینی ہیں بلکہ جرح و تعدیل کی کسوٹی پر پرکھے جانے والے رجال کے ایک سلسلے کی تائید کے بھی متصف ہے۔ لہذا اصول اور ضابطے کے طور پر یہ ہمارے لیے ان کھدائیوں سے زیادہ قابل اعتماد ہیں۔ جبکہ عقلی طور پر بھی یقین کے مقابلے میں ظن کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ لہذا ان کتبات اور نقوش سے ثابت شدہ نتائج ہمارے لیے حتمی نہیں۔

اگرچہ ان نقوش و کتبات کی بنیاد پر عربی زبان میں اعراب کی تاریخ ۲۵۰۰ ق م سے ۴۰۰۰ ق م بیان کی گئی ہے۔ تاہم مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ اس رجحان میں کمی واقع ہوتی چلی گئی۔ نزولِ قرآن کے زمانہ میں اس کا رواج بالکل ختم ہو کر رہ گیا تھا۔ عرف کی اسی متابعت اور بعض دیگر حکمتوں (جیسے اختلافِ قراءت وغیرہ) کی بناء پر قرآن کریم کے ابتدائی نسخے بلا نقط و اعراب تھے۔ تاہم عجمیوں کے دخولِ اسلام کے بعد جب انہیں قراءت میں دقت پیدا ہوئی تو قراءت قرآن کو خصوصاً اور لغت عرب کو عموماً لحن (اغلاط) سے بچانے کیلئے نقط و اعراب کے نظام کو دوبارہ مرتب کیا گیا۔



## حوالہ جات و حواشی

- (۱) أحمد رضا العالمی، مولد اللغة: ۵۰، دارمکتبة الحياة، بیروت ۱۹۵۶ء.
  - (۲) ڈاکٹر شوقی ضیف، العصر الجاہلی: ۳۳، دار المعارف مصر، ۱۹۶۱ء، الدكتور احمد سليمان ياقوت (استاذ الدراسات اللغوية جامعة اسكندرية وبيروت) ظاهرة الاعراب في النحو العربي و تطبيقها في القرآن القديم: ۰۶، دارالمعرفة، ۱۹۹۳
  - (۳) ظاهرة الاعراب في النحو العربي: ۰۷
  - (۴) كامل البابا الخطاط: روح الخط العربي: ص ۸، طبع اول، دارالعلم للملایین، بیروت- ۱۹۸۳ء
  - (۵) الكردي محمد طاهر بن عبد القادر المكي، الخطاط، تاريخ الخط العربي وآدابه: ۱۸، المطبعة التجارية الحديثة بالسكسيني، ۱۳۵۸ هجرى، ۱۹۳۹ء
  - (۶) اسرائيل ولفسون، تاريخ اللغات السامية: ۱۹۲، ۱۳۹، مطبعة الاعتماد، قاهره، مصر ۱۳۲۸ھ، ۱۹۲۹ء فصول في فقه العربية: ۵۸، روح الخط العربي: صفحہ ۸،
- Abbott Nabbia: The rise of the North Arabic Script and its Development With a Quranic Development with a full Discription of the Quran Manuscripts in the Oriental Institute: P. ۲۶, The University Of Chicago Press, ۱۹۳۹.
- (۷) تاريخ اللغات السامية: ۱۳۹، فصول في فقه العربية: ۵۸
  - (۸) الدكتور مشلح بن كميح المريني، الكتبات الاسلامية، دراسة في نشأة الخط العربي و تطوره: ۲۹، جامعة الملك سعود الرياض، سعودی عرب ۱۳۲۸ هجرى
  - (۹) روح الخط العربي: صفحہ: ۹، سيد احمد رامپوری، خط کی کہانی تصویروں کی زبانی: ۳۹، رامپور رضالا بحیرری، رامپور، انڈیا، تاريخ اللغات السامية: ۱۹۲
  - (۱۰) تاريخ اللغات السامية: ۱۹۲، فصول في فقه العربية: ۵۷
  - (۱۱) تاريخ اللغات السامية: ۱۹۲
  - (۱۲) المرجع السابق: ۱۹۲

- (۱۳) تاریخ اللغات السامیہ: ۱۹۲، فصول فی فقہ العربیہ: ۵۷
- (۱۴) ابن قتیبہ، کتاب المعارف، صفحہ ۳۱۳
- (۱۵) حافظ سمیع اللہ فراز، رسم عثمانی کی شرعی حیثیت، صفحہ ۱۹، شیخ زاید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی لاہور، ۲۰۰۷، فصول فی فقہ العربیہ: ۵۶، تاریخ اللغات السامیہ: ۱۹۱
- (۱۶) فصول فی فقہ العربیہ: ۵۶، تاریخ اللغات السامیہ: ۱۹۱
- (۱۷) فصول فی فقہ العربیہ: ۵۷، تاریخ اللغات السامیہ: ۱۹۱
- (۱۸) خط کی کہانی تصویروں کی زبانی، صفحہ ۴۳،، نابیہ ایبٹ ۲۷
- (۱۹) فصول فی فقہ العربیہ: ۵۷،
- (۲۰) حوالہ سابقہ: ۵۸
- Littmann, Vorislam. - arab. Inschrift, Zeitschrift für Semitistik VII 203 .
- (۲۱) فصول فی فقہ العربیہ: ۵۸
- (۲۲) وافی، علی عبد الواحد، فقہ اللغة: ۱۰۷، ۱۰۶، دار نخضة للطبع والنشر، القاہرہ، مصر، ۱۹۸۸، فصول فی فقہ اللغة العربیہ: ۵۴۔
- (۲۳) فقہ اللغة: ۱۰۵
- (۲۴) ابو العلاء بہاؤ الدین احمد رضا بن ابراہیم بن حسین بن یوسف بن محمد رضا العالمی شام کے علمائے لغت و ادب اور شعراء میں سے تھے۔ ۱۸۷۲ء میں نبطیہ میں پیدا ہوئے۔ اپنے زمانے کے متداول ادبی علوم میں مہارت حاصل کی، درس و تدریس سے وابستہ رہے، ۱۹۵۳ء میں آپ کی وفات ہوئی۔ ایک درجن کے قریب مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتب کے مصنف ہیں۔ کتاب کلمة آمل الآمل - السيد حسن الصدر - باب الآف - الترجمة نمبر: ۱۷، معجم المؤلفین - عمر رضا کحالة ۱/۹۷
- (۲۵) احمد رضا العالمی، مولد اللغة: ۵۰، دار مکتبۃ الحیاة، بیروت ۱۹۵۶ء۔
- (۲۶) فصول فی فقہ العربیہ: ۶۱
- (۲۷) العجمی، أبعاد العربیة: ۹۰، ہامش ۱۸۴
- (۲۸) رمزي منير بعلسكي، الكتابة العربیة والسامیة، دراسات فی تاریخ الكتابة وأصولها عند السامین: ۱۴۴، بیروت: دار العلم للملايين، ۱۹۸۱ء

- (۲۹) Nabia,p:۲۶، تاریخ اللغات السامیہ، ص:۱۸۹
- (۳۰) الكتابات الاسلامیہ: صفحہ: ۳۰
- (۳۱) تاریخ اللغات السامیہ: ۳۸، رسم عثمانی اور اس کی شرعی حیثیت، صفحہ: ۱۹
- (۳۲) وانی، فقہ اللغة: ۱۰۵، ۱۰۴
- (۳۳) وانی، فقہ اللغة: ۱۰۴، ۱۰۵، هامش رقم ۱. فہی ترمز برای الحرکة الاعرابیة الطویة. علی آن احمد رضا العالمی یری إن إلحاق الوانی أسماء الأعلام ما هو إلا محاكاة لإلحاقهانی الأعلام فی النبطیة. انظر کتابہ: مولد اللغة: ۴۸.
- (۳۴) ظاہرۃ الاعراب: ۷
- (۳۵) تاریخ اللغات السامیہ: ۱۹۰
- (۳۶) الكتابات العربیہ: ۲۳
- (۳۷) روح الخط العربی: صفحہ: ۰۹، خط کی کہانی تصویروں کی زبانی، صفحہ: ۴۳
- (۳۸) الكتابات العربیہ: ۲۳
- (۳۹) ظاہرۃ الاعراب فی النحو العربی و تطبیقہا فی القرآن القدیم: ۷، ۸
- (۴۰) ظاہرۃ الاعراب: ۸، الدكتور شوقی ضیف، العصر الجاہلی ۰۸، دار المعارف، مصر، ۱۹۶۱ م.
- (۴۱) ظاہرۃ الاعراب: ۸
- (۴۲) حوالہ سابقہ
- (۴۳) محمد حماد عبد اللطیف، العلاء الاعرابیة فی الجملة بین القدیم الحدیث: ۱۲۹ دار الفكر العربی، القاہرہ، مصر ۱۹۸۳ ہجری
- (۴۴) "رأس شمرا" کا علاقے میں بحر متوسط کے ساحل "السوری" کے شمال میں ۱۲ کلو میٹر کی دوری پر واقع ایک قدیم شہر "اوجاریت" یا "اجریت" کی طرف منسوب ہے۔ ۱۹۲۹ء میں یہاں سے برآمدہ نقوش چودہ سو قبل مسیح، شمار ہوتے ہیں۔
- (۴۵) فصول فی فقہ العربیہ: ۲۷
- (۴۶) فصول فی فقہ العربیہ: ۲۶ تا ۳۰
- (۴۷) علم اللغة العربیہ: ص: ۱۵۹، الدكتور رمضان عبدالنواب، فصول فی فقہ اللغة: ص: ۳۸۴

- (۴۸) العصر الجاهلی: ۱/۱۰۴
- (۴۹) فصول فی فقہ العربیہ: ۲۶، ظاہرۃ الاعراب فی النحو العربی: ۰۸
- (۵۰) فصول فی فقہ العربیہ: ۲۶
- (۵۱) المرجع السابق: ۲۶
- (۵۲) ظاہرۃ الاعراب فی النحو العربی: ۱۰، وفقہ اللغۃ العربیہ: د. کا صد الزیدی ۱۲۹، وفصول فی فقہ العربیہ: ۳۸۵، علم اللغۃ العربیہ، د. محمود نسیمی الحجازی: ۱۴۴، دراسات فی اللغۃ، د. ابراہیم السامرائی: ۹۷،
- (۵۳) ظاہرۃ الاعراب فی النحو العربی و تطبیقہا فی القرآن القدریم، صفحہ: ۹، العربیۃ واللجث اللغوی المعاصر صفحہ: ۲۱، ڈاکٹر عصام نور الدین، محاضرات فی فقہ اللغۃ: صفحہ: ۶۷، منشورات دار الکتب العلمیہ، بیروت - لبنان، طبع اول، ۱۴۲۴ھ - ۲۰۰۳م
- (۵۴) فصول فی فقہ العربیہ: ۳۸۲
- (۵۵) فصول فی فقہ العربیہ: ۳۸۲، ڈاکٹر ابراہیم السامرائی، فقہ اللغۃ المقارن: ۱۱۸، مطبوعۃ دار العلم للملایین، بیروت، ۱۹۶۸م.
- (۵۶) فصول فی فقہ العربیہ: ۳۸۳.
- (۵۷) دراسات فی فقہ اللغۃ: ۷۱، محمد الأنطاکي، الوجیز فی فقہ اللغۃ: ۸۶، ڈاکٹر کا صد یاسر الزیدی، فقہ اللغۃ العربیہ: ۱۲۹. دار الکندی للنشر و التوزیع، بیروت ۱۹۹۵
- (۵۸) فصول فی فقہ العربیہ: ۳۸۴، ڈاکٹر عصام نور الدین محاضرات فی فقہ اللغۃ: ۶۸، منشورات دار الکتب العلمیہ، بیروت - لبنان، ط: ۱، ۱۴۲۴ھ - ۲۰۰۳م.
- (۵۹) ظاہرۃ الاعراب فی النحو العربی: ۱۰.
- (۶۰) الدكتور جواد علی، المفصل فی تاریخ العرب: ۱۳/ ۱۷، دار الساقی، بیروت، ۱۴۲۲ھ - ۲۰۰۱م
- (۶۱) تفصیلات کیلئے ملاحظہ ہو: مکتوبات نبوی از مولانا سید محبوب رضوی، رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی از ڈاکٹر محمد حمید اللہ

